گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

بچوں کی اسلامی تربیت نہ کرنے کے نقصانات

ممتاز عالم دین حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبداللہ قادری مدظلہ

نور القرآن انٹرنیشنل
رابطہ: 0322-2232030
www.noorequran.net

جامع مسجد بہار شریعت
بہادر آباد کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ
خادم اسلام و اہلسنت

پہلے اسے پڑھیے

اولاد ایک نعمت ہے۔آنکھوں کی ٹھنڈک ہے، باعثِ سکون ہے، غموں کا مداوا ہے، کمزور ہوتے بازوں کی قوت ہے، سرمایہ حیات بھی اور سرمایہ آخرت بھی جبھی تو تمناؤں اور دعاؤں میں شامل رہتی ہے۔لیکن کیا ہوا؟ یہ دور دور کیوں رہنے لگی۔اس کے لہجے کی چاشنی میں زہر کی آمیزش کیسے ہوگئی روزانہ ایک نیا زخم ماں باپ کے دل میں کیوں لگتا ہے۔ جسے اُف کرنے کی اجازت نہ تھی وہ سینہ تان کر سامنے آگئی۔ جسے خونِ جگر پلایا، جسے آغوشِ شفقت میں پالا، جس کے لیے اپنا چین اور آرام قربان کیا، اب نہ اس کی نظروں میں اکرام ہے نہ انداز میں ادب، جس کی تعلیم کے لیے خون پسینہ ایک کیا وہ ہر لمحہ رنج وغم کی ایک نئی ٹھیس لگا رہی ہے۔دورِ حاضر میں اکثر ماں باپ کے لبوں پر ایسی شکایات ہیں۔سوال یہ ہے کہ آخر ایسا کیوں ہوتا ہے۔بحیثیت مسلمان! والدین غور کریں تو معلوم ہوگا کہ کردار سنوارنے کا ایک اہم پہلو نظر انداز ہوگیا اور وہ ہے ''اسلامی تربیت'' اسلام ماں باپ کو صرف یہی ذمہ داری نہیں دیتا کہ اولاد کی دنیوی خوشحالی، بہتر لباس، اچھی خوراک اور بہتر رہائش کا بندوبست کریں۔اسلام اصل ذمہ داری یہ دیتا ہے کہ اس انداز میں تربیت کی جائے کہ عمدہ کردار، حسنِ اخلاق، تقویٰ، درست عقائد ونظریات، صبر وشکر، عدل وانصاف، احسان کرنا، تحمل و بردباری، اُخوت ومحبت سے سرشار، خدمت خلق کا جذبہ، دینی علوم اور دنیوی علوم کا شوق، احساس ذمہ داری، رشتے داری کا اکرام اور حقوق وفرائض کی بجا آواری، نظم وضبط کی پابندی وغیرہ صفات اولاد کی شخصیت میں داخل ہوکر اسے ایک اچھا انسان بنادیں۔ذیر نظر کتاب اسی موضوع پر حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبداللہ قادری دامت برکاتہم العالیہ کے بیان کی کتابی صورت ہے۔جو والدین کے نام ایک فکری اور تربیتی پیغام ہے آپ اس کتاب کو بغور مطالعہ فرما کر عظیم سعادتوں کے امین بن سکتے ہیں۔

رب العالمین سب کی اولاد کو نیک اور سچا عاشق رسول ﷺ بنائے۔

امین بجق طہٰ ویٰس ﷺ

گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

فطرتاً ہر انسان اولاد کا طلب گار ہے، ہر انسان کے دل میں اولاد کے حصول کی تمنا ہے قرآن نے بھی اولاد کے حصول کے لئے دعا کرنے کا ذکر کیا، انبیاء علیہ السلام بھی حصول اولاد کے لیے دعائیں کیا کرتے۔ چنانچہ
قرآن پاک میں حضرت سیدنا زکریا علیہ السلام کا ذکر کیا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اولاد کے لیے دعا مانگ رہے ہیں۔

قَالَ رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً (حضرتِ زکریا علیہ السلام نے) عرض کی اے میرے رب مجھے اپنے پاس سے ستھری اولاد دے۔
(آل عمران: ۳۸ - پ ۳)

آپ سوچیئے نبی علیہ السلام کو کس چیز کی کمی ہے لیکن نیک اولاد کی دعا حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی کی اور ساتھ ساتھ جلیل القدر نبی یہ نظریہ بھی دے رہے ہیں کہ اولاد کی تڑپ اور تمنا کے ساتھ ساتھ نیک اولاد کے حصول کی دعا بھی کی جائے۔

احساسِ نعمت :-

اولاد واقعی بہت عظیم نعمت ہے جو لوگ اولاد کی نعمت سے محروم ہیں وہ کیسی تڑپ رکھتے ہیں اس کا احساس صاحب اولاد نہیں کر سکتے کیونکہ جو کسی نعمت سے محروم ہوتا ہے اکثر و بیشتر اسے ہی نعمت کی قدر ہوتی ہے، آنکھ کی قدر معلوم کرنی ہو تو نابینا سے معلوم کیجئے، کان کی قدر معلوم کرنی ہے تو بہرے سے پوچھئے۔ اگر ہم مکمل احساس نہیں کر سکتے تو کم از کم اتنا تو غور کریں کہ اولاد کتنی بڑی نعمت ہے کہ اللہ کے ایک برگزیدہ نبی رب کی بارگاہ میں دعا کر رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی دعا کو اپنے کلام قرآنِ پاک میں بھی بیان فرمایا جیسا کہ ابھی گزرا۔

حصولِ اولاد کے لیے بہترین وظیفہ:۔

اللہ تبارک وتعالیٰ بڑا کریم ہے وہی اولاد عطا فرمانے والا ہے۔ بے اولاد لوگ مایوس نہ ہوں وہ یہ وظیفہ کریں لیکن یاد رہے کہ وظیفہ کرنے کے لئے نماز کی پابندی ضروری ہے

یہی آیت: رب هب لی من لدنک ذریة طیبة: ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھیں، اول وآخر تین بار دُرود پاک پڑھ لیں، ان شاءاللہ عزوجل خصوصی کرم ہوگا۔

نعمت پر شکر ادا کرنا:۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا:۔

لَئِنۡ شَكَرۡتُمۡ لَاَزِيۡدَنَّكُمۡ (ابراہیم:۷۔پ۱۳) اگر تم شکر کروگے تو میں ضرور بضرور تمہاری نعمتوں میں اضافہ کروں گا۔

یقیناً اولاد اللہ کی نعمت ہے اب اس نعمت کا شکر کیسے ادا کیا جائے نعمت پر شکر کے معنی یہ ہے کہ اس کی قدردانی کی جائے اور اولاد کی نعمت پر شکر ادا کرنے کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ اسے درست تعلیم وتربیت دی جائے۔

ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی:۔

اولاد گھر کا چراغ ہے، گھر کا نور ہے، گھر کی رونق ہے مگر اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں یقیناً یہ اللہ کی عطا ہے اسی طرح جس کے یہاں اولاد نہیں اس کا اپنا ذاتی کوئی قصور نہیں یہ اللہ کی مرضی اور مشیّت ہے اور ہمیں ہر حال میں اللہ کی رضا پر راضی رہنا چاہیے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد ہے:۔

وَمَا اَصَابَكُمۡ مِّنۡ مُّصِيۡبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتۡ اَيۡدِيۡكُمۡ (شوریٰ:۳۰۔پ۲۵) اور تمہیں جو تکلیف پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمہارے ہاتھوں نے کمایا۔ (کنزالایمان)

اسلامی تربیت کا صلہ:۔

جس کو اللہ نے اولاد کی نعمت سے نوازا ہے وہ یہ سوچے کہ یہ اولاد ایک ایسی نعمت ہے کہ اگر اس کی صحیح اسلامی تربیت ہوجائے تو یہ والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن کر دونوں جہاں میں ان کو نہ صرف خوش وخرم کردے گی بلکہ میدانِ محشر میں کامیابی کا سامان بن جائے گی، ایسے والدین جنہوں نے اپنے بچوں کی صحیح اسلامی تربیت کی ہوگی ان کے متعلق آقائے دوجہاں ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:۔

بروز قیامت جب ان کے سر پر قیمتی تاج اور نوری لباس پہنایا جائے گا تو وہ کہیں گے اے مالک ومولیٰ یہ کن اعمال کا صلہ ہے؟ فرمایا جائے گا۔ یہ بچوں کی اسلامی وقرآنی تربیت کا صلہ ہے۔ (مفہوم حدیث) (مجمع الزوائد ص ۱۶۱ ج ۷)

ایسے والدین کو سورج کی روشنی سے زیادہ حسین اور خوبصورت تاج پہنائے جائیں گے، ان کے درجات بلند کیے جائیں گے اور یہی سعادت منداولاد اپنے گھر کے افراد کی شفاعت بھی کرے گی۔

مشفق والدین بددُعا کیوں کرتے ہیں؟

اگر گھر کے اس چراغ کی حفاظت نہ کی جائے اور صحیح اسلامی تربیت نہ کی جائے تو دنیا میں والدین بسا اوقات اولاد سے تنگ آجاتے ہیں اور انہیں طرح طرح کی بددُعائیں دیتے ہیں یہاں تک کہ ان کے مرنے کی دعا کرتے ہیں نیز بعض اوقات یہ جملے بھی سننے میں آتے ہیں کہ کاش ہماری اولاد ہی نہ ہوتی افسوس! نوبت یہاں تک کیسے پہنچ گئی، تو پھر یہ کہنا پڑتا ہے کہ جب انہوں نے گھر کے اس چراغ کی حفاظت نہ کی تو اسی گھر کے چراغ سے گھر کو آگ لگ گئی۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ!:۔

سوچنے کی بات ہے ایک طرف تو ہم اولاد کی تمنا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اولاد اللہ کی عظیم نعمت ہے، گھر کا چراغ ہے، گھر کا نور ہے، گھر کی رونق اور دوسری طرف بسا اوقات یہ عالم ہے کہ جب اولاد بڑی ہو جاتی ہے تو اس کو گھر سے الگ کر دیتے ہیں ایک نظر دیکھنے کو تیار نہیں ہوتے، بد دعائیں کرتے ہیں یہ آخر کیوں ہوتا ہے؟ دراصل اس انجام تک پہنچانے میں سب سے بڑا دخل ہماری غلط فہمی کا ہے وہ غلط فہمی کیا ہے؟ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہمارے بچے جس طرح خود بخود قد آور ہو رہے ہیں اسی طرح نیک پرہیز گار بھی خود بخود بن جائیں گے حالانکہ ایسا نہیں، ہم نے کبھی یہ نہیں سوچا کہ یہ قد کے اعتبار سے بڑے ہو رہے ہیں، اس لیے کہ ہم انہیں غذا دیتے ہیں.........
کون سی غذا؟ جسمانی غذا جسے ہم صبح سے شام تک محنت کر کے ان کے کھانے کے لیے انتظام کرتے ہیں اسی لئے یہ جسمانی اعتبار سے بڑھ رہے ہیں لیکن جسمانی غذا کے ساتھ ساتھ اگر ہم نے انہیں روحانی غذا نہ دی تو نیکی کا بیج جو ان کے دل میں موجود تھا روحانی غذا نہ ملنے کی وجہ سے سوکھ کر آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گا پھر گمراہی، گناہوں اور برائی کا بیج ان کے دل میں نشو و نما پا جائے گا اور یہ بیج جب تن آور درخت بن جائے گا تو یہ اولاد بڑھاپے میں ہمیں دھکے دے کر گھر سے نکال دے گی تب احساس ہوگا کہ ہائے افسوس! ہم نے اپنی اولاد کی اسلامی تربیت کیوں نہیں کی ہمیں بچپن ہی سے جسمانی غذا کے ساتھ ساتھ روحانی غذا اسلامی تربیت کی صورت میں دینی چاہیے تھی۔

انبیاءِ کرام کا (علیہ السلام) اندازِ تربیت:۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید ہمارے لیے دنیا و آخرت میں کامیابی کا ذریعہ ہے۔ یقیناً ہماری سوچ اور نظریہ اور اولاد کی تربیت کا انداز وہی درست ہے جو ہمارے رب عزوجل اور آقائے دو جہاں ﷺ نے ہمیں عطا فرمایا ہے چنانچہ حضرت ابراہیم اور حضرت یعقوب علیہم السلام کی تربیتِ اولاد کا ایک حسین انداز بیان فرمایا گیا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:۔

وَوَصّٰى بِهَا اِبْرٰهٖمُ بَنِيْهِ وَ يَعْقُوْبُ يٰبَنِىَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى لَكُمُ الدِّيْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ (بقرہ:۱۳۲۔پ۱)

اور اسی دین کی وصیت کی ابراہیم نے اپنے بیٹوں کو اور یعقوب نے کہ اے میرے بیٹوں! بے شک اللہ نے یہ دین تمہارے لئے چن لیا تو مسلمان ہونے کی حالت میں مرنا۔

آگے ارشاد فرمایا:۔

اِذْ حَضَرَ يَعْقُوْبَ الْمَوْتُ اِذْ قَالَ لِبَنِيْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ بَعْدِىْ ؕ قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا وَّنَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ (بقرہ:۱۳۳۔پ۱)

جب یعقوب کی وفات کا وقت آیا تو اس نے اپنے بیٹوں سے فرمایا میرے بعد کس کی عبادت کرو گے بولے ہم عبادت کرینگے اسکی جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباو اجداد ابراہیم و اسماعیل و اسحاق کا، ایک خدا اور ہم اس کے حضور گردن جھکائے ہوئے ہیں۔

یہاں پر نکتہ جو قابل غور ہے وہ یہ کہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید نے یہ نظریہ پیش کیا کہ حضرت یعقوب اور حضرت ابراہیم علیہما السلام نے اولاد کے دل میں دین کی اہمیت اور دین کی محبت پیدا کرنے کے لئے ساری زندگی کوششیں کیں حتیٰ کہ جب دنیا سے رخصت ہونے لگے تو اس وقت بھی دین کی محبت اور اپنی اولاد کے دلوں میں پیدا فرما رہے ہیں اور یہی تربیت کا درست انداز ہے۔

ہمارا اندازِ تربیت:۔

آج ہمارا اندازِ تربیت کیا ہے؟ قرآن وحدیث میں والدین کے جو حقوق بیان ہوئے ہیں ہم چاہتے ہیں صرف انہیں باتوں کا علم ہماری اولاد کو ہو جائے ہماری اولاد ہماری مزید خدمت کرنے لگ جائے، ہمارے سامنے اُف نہ کرے، ہمیں تنگ نہ کرے اور ہماری دنیاوی آسائشوں کا خیال رکھے، یہ بہت اچھی خواہش ہے ہمارے بچوں کو قرآنِ مجید کی ان باتوں پر تو ضرور عمل کرنا چاہیے لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جس بچے کو ہم نے بچپن سے لے کر جوانی تک دین اسلام کا خادم نہیں بنایا، قرآن وحدیث کی محبت اس کے دل میں اور اپنے دل میں حقیقتاً نہیں ڈالی صرف خواہش کی کہ قرآن وحدیث کی وہ باتیں جو ہمارے مفاد میں ہے ہمارا بچہ ان پر عمل کرے تو یاد رکھئے! ایسا ہرگز نہیں ہوسکتا اگر آپ چاہتے ہیں کہ آپ کی اولاد آپ کے ساتھ وہ سلوک نہ کرے جو جدید معاشرے میں آج کا نوجوان کر رہا ہے تو ان کی صحیح اسلامی تربیت کرنی ہوگی۔

ایک دلخراش واقعہ!:۔

ایک خاتون کو اللہ تعالیٰ نے چھ بیٹے عطا فرمائے ان کے شوہر کا انتقال ہوگیا اور ابھی بچے چھوٹے تھے۔ اس خاتون نے مختلف گھروں میں کام کاج کر کے اور سلائی وغیرہ کر کے اپنے بچوں کی پرورش کی، اعلیٰ دنیاوی تعلیم دی مگر افسوس! ان کے دل میں دین کی محبت بیدار نہ کر سکی، دینی تعلیم نہ دی، اب یہ منظر خود لوگوں نے دیکھا کہ ماں بیمار ہے اور ڈاکٹروں نے اسے لاعلاج قرار دیدیا تو چھ بیٹوں میں سے کوئی اسے اپنے گھر رکھنے کو تیار نہ تھا، استغفر اللہ باریاں مقرر کی گئیں اور انھوں نے طے کیا کہ 15 دن ماں ہر ایک بیٹے کے یہاں رہے گی اب اگر ایک بیٹے کے یہاں سولھواں دن شروع ہو جاتا تو وہ فون کر کے دوسرے کو کہتا کہ اب ماں کو یہاں سے کب

اٹھائے گا، توبہ استغفر اللہ یہاں تک کہ باری کے ساتھ ساتھ ماں کے معمولی اخراجات کوئی بھی خوشی سے اٹھانے کو تیار نہ تھا اور پھر یہ منظر دیکھا گیا کہ ماں کے انتقال کے بعد ماں کا جنازہ رکھا ہوا ہے اور بیٹے اس بات پر لڑ رہے ہیں کہ ماں جب میرے گھر پر تھی تو تین یا چار دن میرے گھر زیادہ رہی اور وہیں انتقال ہو گیا لہٰذا تجھ کو خرچہ زیادہ دینا پڑے گا۔ یہ تباہی بربادی کیوں آئی ؟اس لیے کہ ماں نے ہر طرح کی قربانیاں دی مگر افسوس! وہ اپنی اولاد کے دل میں قرآن کی محبت نہ ڈال سکی، حدیث کی محبت نہ ڈال سکی، خوفِ خدا اور عشق مصطفیٰ ﷺ اولاد کے دل میں پیدا نہ کر سکی تو انجام یہ ہوا کہ اس کی اولاد اللہ کی نافرمان بنتے بنتے اس مقام پر پہنچ گئی کہ انہوں نے ماں کو بھی ٹھکرا دیا۔

انگریزی نظام کی خرابیاں:۔

آج ہم نے اپنی اولاد کو یورپ اور امریکہ کی جدید تعلیم تو دے دی ہم نے اسکول و کالج اور یونیورسٹی کی تعلیم سے تو آراستہ کیا لیکن یہ تمام نظامِ تعلیم اولاد کے دل میں ماں کی قدر و منزلت قائم کرنے میں ناکام رہا کیونکہ یہ تو انگریزوں کا نظام ہے یہ جہاں دین سے انسان کو دور کرتا ہے وہیں یہ نظام خود غرض اور لالچی بنا دیتا ہے افسوس! اسکول کالج اور یونیورسٹی کے وہ طلباء جنہیں اسلامی تربیت نہ مل سکی ان کے متعلق یہاں تک معلوم ہوا کہ وہ ماں باپ کو Business Point of View یعنی تجارتی نکتۂ نظر سے دیکھتے ہیں وہ یہ دیکھتے ہیں کہ ماں باپ کی کب تک ضرورت ہے لہٰذا جب ان کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے اور جب وہ خود کمانے لگ جاتے ہیں اور ماں باپ بوڑھے ہو جاتے ہیں تو ان کا بوجھ اٹھانے کو کوئی تیار نہیں ہوتا اس لیے کہ اب ان سے ہمیں کیا لینا ہے؟ ہاں اگر ماں باپ بوڑھے ہو چکے ہیں لیکن جائیداد

بہت ہے تو اب خدمت کی جاتی ہے لیکن یہ خدمت اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے نہیں بلکہ اس لیے کہ بس کسی طریقے سے جائیداد ہمیں مل جائے۔ کیا آج کی ماڈرن اولاد وی سی آر، ڈش اینٹینا، کیبل، انٹرنیٹ، ٹی وی پر فلمیں ڈرامے بے ہودہ مناظر دیکھنے والی، میوزک سننے والی، بے پردہ، بے نمازی، دین سے دور دوستوں کی صحبت (Gathering) رکھنے والی اس طرح خدمت گزار ہوسکتی ہے جس طرح دین کو سمجھنے والے خدمت گزار ہوتے ہیں۔ آیئے دین کا شعور رکھنے والوں کی والدین کی خدمت کا انداز توجہ سے پڑھیے چنانچہ

سیدنا بایزید بسطامی علیہ الرحمہ کی والدہ سخت سردی کی رات میں فرماتی ہیں بیٹا مجھے پانی کی ضرورت ہے پانی لاؤ آپ نے گھر میں پانی موجود نہ پایا تو اسی وقت کنوئیں کی طرف جاتے ہیں راستے میں شدید برف باری ہے سخت سردی ہے لیکن اس کے باوجود پانی لے کر آتے ہیں اور پیالے میں پانی لے کر ماں کے سرہانے پہنچے تو والدہ کی آنکھ لگ چکی ہے اب آپ سوچتے ہیں کہ ماں نے پانی مانگا اب اگر میں سوجاؤں تو یہ نافرمانی ہے اگر ماں کو جگاؤں تو نیند خراب ہونے کا اندیشہ ہے لہٰذا ساری رات ماں کے سرہانے کھڑے رہتے ہیں اور سردی اس قدر ہے کہ پیالے سے جو چند قطرے ہاتھ پر گرے تھے وہ برف بن گئے اور پیالہ ہاتھ سے چپک گیا صبح کے وقت والدہ محترمہ کی آنکھ کھلتی ہے اور پیالہ اٹھاتی ہیں اس وقت بھی ماں پر کوئی احسان کا اظہار نہیں کرتے خاموشی سے پیالہ پیش کردیتے ہیں لیکن جس وقت پیالہ ہاتھ سے جدا ہوتا ہے تو برف سے جم جانے کی وجہ سے ہاتھ سے خون جاری ہوجاتا ہے والدہ فرماتی ہیں کہ بیٹا یہ خون کیوں نکل رہا ہے سارا واقعہ عرض کرتے ہیں اور ماں کی دعائیں حاصل کرتے ہیں۔ غور کیجئے! کیا فلموں، ڈراموں اور صرف مغربی تعلیم کے ذریعے اولاد کی ایسی تربیت کی جاسکتی ہے؟ اور اس سے ایسی خدمت کی توقع کی جاسکتی ہے؟

قرآنی حکم اور ماڈرن اولاد:۔

قرآن مجید فرقانِ حمید نے ارشاد فرمایا:۔

اِمَّا یَبْلُغَنَّ عِنْدَکَ الْکِبَرَ اَحَدُھُمَآ اَوْ کِلٰھُمَا فَلَا تَقُلْ لَّھُمَآ اُفٍّ (بنی اسرائیل:۲۳۔پ۱۵)

اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان سے اُف (ہوں) نہ کہنا۔

''اُف'' کے معنی یہ ہیں کہ اگر والدین کی کوئی بات ناگوار بھی محسوس ہو تو پیشانی پر ناگواری کے بل بھی نہیں پڑنے چاہئیں ماڈرن زمانے کی اولاد والدین کی بات سن کر اُف بھی نہ کرے کیا ایسا ہو سکتا ہے؟ افسوس! صد افسوس!! عام طور پر ایسا نہیں۔

یورپ کے حالات:۔

آج ہم یورپی معاشرے کے پیچھے بھاگ رہے ہیں مغربی تعلیم اور مغربی تہذیب کے پیچھے دوڑنے کا ایک جنون پایا جاتا ہے ہمیں فکر ہے کہ دنیا کدھر جا رہی ہے ہمیں اس کے پیچھے جانا ہے آپ کو معلوم ہے دنیا کہاں جا رہی ہے؟ اگر آپ کو یورپ کے حالات دیکھنے ہوں تو وہاں کے Old Houses میں چلے جائیں اولڈ ہاؤسز میں والدین ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جاتے ہیں مگر اولاد ملنے تک نہیں آتی اولاد کے ایک فون کے لئے ترس رہے ہوتے ہیں۔

اہل یورپ کا ایک بُرا نظریہ:۔

یورپ میں ایک نظریہ دیا گیا کہ بوڑھے والدین تم پر بوجھ ہیں تمہارے گھر کے نظام میں خلل پیدا کرتے ہیں لہٰذا جب یہ 50 یا 60 سال کے ہو جائیں تو انہیں Old Houses میں داخل کروا دو آپ کی معلومات کے لئے عرض ہے کہ اب ہمارے ملک میں بھی Old Houses تیار ہونا شروع ہو گئے ہیں پاکستان میں ایک NGO اس پر کام کر رہی ہے جو اندرون سندھ و پنجاب اور مختلف علاقوں میں جا جا کر لوگوں کو یہ کہتے ہیں کہ اپنے بوڑھے والدین کو گھر میں مت رکھو Old Houses میں داخل کراؤ۔

افسوسناک پہلو:۔

ایک صاحب جو پہلے پاکستان میں رہا کرتے تھے کنیڈا جانے کے بعد 22 سال کے بعد پاکستان آئے ان سے جب پوچھا گیا کہ آپ کو پاکستان کیسا لگا تو وہ بولے پاکستان مجھے بہت ہی برا لگا بُرا لگنے کی وجہ پوچھنے پر وہ بولے کہ جب میں 22 سال پہلے پاکستان چھوڑ کر گیا تھا تو اس وقت ماں باپ کی اتنی عزت تھی کہ ان کی عزت وعظمت تو اپنی جگہ دادا، دادی، نانا، نانی، پردادا، پردادی کے سامنے بھی کوئی آنکھ اٹھا کر بات نہیں کرتا تھا کسی بچے میں اتنی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ بڑوں کے سامنے آواز بلند کرسکے اتنا ادب اور احترام تھا ایسا خاندانی نظام تھا ایسی محبتیں الفتیں تھیں لیکن جب بائیس سال کے بعد واپس آیا ہوں افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ آج دادا اور دادی کی عزت تو دور کی بات ہے بچے والدین کا بھی احترام نہیں کرتے وہ کہنے لگے کہ اس بائیس سال کے عرصے میں میں نے یورپ و کینیڈا وغیرہ کے سیمینارز میں شرکت کی وہاں کے اسکالرز آج کل ایک ہی سوچ دے رہے ہیں کہ یہ ہمارا نظام ہمیں تباہ کردے گا لہٰذا ہمیں ایسا نظام قائم کرنا چاہیے کہ جس میں خاندانی محبت اور رواداری ہو والدین اور بچوں کے درمیان جو محبت کے رشتے ہیں اس کو قائم کرنے کے لئے وہ بڑے بڑے سیمینار منعقد کرتے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ جس نظام کو وہ لوگ پسند کر رہے ہیں وہ یہی اسلامی تعلیمات ہیں مگر آج ہم اسی نظام سے دور ہوتے جا رہے ہیں۔

ایک منحوس یورپی رسم :۔

یہ **Motherday** اور **Fatherday** (یہ مدر ڈے اور فادر ڈے) کیا ہیں؟ آپ نے کبھی غور کیا؟ دراصل اس کی حقیقت یہ ہے کہ یورپ میں جب یہ دیکھا گیا کہ والدین کی قدر و منزلت لوگوں کے دلوں سے جاتی رہی تو انہوں نے مدر ڈے اور فادر ڈے کا تعین کیا تاکہ ہماری قوم ماں باپ کی عزت اپنے دل میں پیدا کرے مگر یہ دن بھی ایک رسم کی ہی حیثیت رکھتے ہیں لیکن دین اسلام نے تو مسلمان کے ہر دن کو مدر ڈے اور فادر ڈے بنایا ہے اہل یورپ کی طرح مسلمان یہ نہیں کرتے کہ ایک گھنٹے کے لئے مدر ڈے منایا اور والدین کو تحفہ پیش کر دیا اور اگلے ہی دن والدین نے کوئی نصیحت اور ہمدردی کی کوئی بات کی تو فوراً پولیس کو فون کر دیا کہ ہمارے والدین ہماری آزادی میں خلل پیدا کر رہے ہیں اور محترم والدین کو پورے ایک ہفتے کے لئے جیل میں بند کروا دیا۔

خدارا لوٹ آیئے آپ کو معلوم ہے کہ وہاں بے راہ روی کا کیا عالم ہے، ماں باپ کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا ہے، کیا ہم اس نظام کے لیے تیار ہیں کہ خدانخواستہ ایسا وقت ہم پر بھی آئے اور ہماری اولاد بھی ہمارے ساتھ یہی سلوک کرے یا ہمارے گھر کا چراغ ہمارے گھر کو آگ لگا دے تو خدارا واپس ہو جایئے اور دنیاوی زندگی کے اندر ہی توبہ کر کے خود اپنی بھی اصلاح کریں اور اپنی اولاد کو بھی اسلامی تربیت دیں۔

حکیم لقمان کی نصیحتیں:۔

حضرت حکیم لقمان اللہ کے جلیل القدر نبی حضرت سیدنا ایوب علیہ السلام کے بھانجے ہیں آپ نے ایک ہزار سال کی عمر پائی قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں آپ کے نامِ مبارک سے پوری ایک سورت ہے آپ نے اپنے بیٹے کو جو نصیحتیں فرمائیں اسے قرآن نے یوں بیان کیا:۔

یٰبُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَکُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَکُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ (لقمان:۱۶۔پ۲۱)

اے میرے پیارے بیٹے! برائی اگر رائی کے دانہ کے برابر ہو پھر وہ پتھر کی چٹان میں یا آسمانوں میں یا زمین میں کہیں ہو اللہ اسے لے آئے گا بیشک اللہ ہر باریکی کا جاننے والا خبردار ہے۔ (کنز الایمان)

پھر فرمایا:۔

یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَکَ اِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ (لقمان:۱۷۔پ۲۱)

اے میرے پیارے بیٹے! نماز قائم رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو مصیبت تجھ پر پڑے اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔ (کنز الایمان)

مزید فرمایا:۔

وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۝ وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ (لقمان:۱۸۔پ۲۱)

اور کسی سے بات کرنے میں اپنا منہ ٹیڑھا نہ کر اور زمین پر اترا کر نہ چل بیشک اللہ اترانے والے غرور کرنے والے کو پسند نہیں کرتا اور میانہ چال چل اور اپنی آواز کچھ پست کر بیشک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی ہے۔

تربیتِ اولاد میں سب سے اہم چیز:۔

یہ مبارک نصیحتیں تو حضرت لقمان حکیم اپنے پیارے صاحبزادے کو فرمارہے ہیں مگر اس میں ہمارے لیے بھی مقامِ غور و فکر ہے تاکہ ہمارا بھی تربیتِ اولاد کا ذہن بنے اور یہ تمام نصیحتیں ہماری زندگی میں شامل ہو جائیں اور یاد رہے کہ سب سے اہم چیز یہ ہے کہ ہم اپنی اولاد کے دل میں دین کی محبت پیدا کر دیں اگر آج ہم ان کے دل میں دین کی اہمیت و محبت پیدا کریں گے کل یہ ہمارے ساتھ بدتمیزی نہیں کریں گے اور اس کی برکتیں یہ ظاہر ہوں گی کہ کل یہ ہمارے حقوق بھی سمجھیں گے۔

مزید انمول نصیحتیں:۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید نے آپ کی نصیحتوں کا ذکر فرمایا۔ احادیثِ طیبہ میں بھی چند نصیحتوں کا ذکر ہے چنانچہ حضرت حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ 1۔ بیٹا! علماء کی صحبت میں کثرت سے بیٹھا کرو۔

2۔ اللہ تعالیٰ سے ایسی اُمید رکھو کہ اس کے عذاب سے بے خوف نہ ہو جاؤ اور اس کے عذاب سے ایسا خوف نہ کرو کہ اس کی رحمت سے نا اُمید ہو جاؤ۔

3۔ اللہ سے بکثرت مغفرت مانگا کرو۔ نہ جانے کون سی گھڑی باعثِ قبولیت ہو۔

4۔ جو شخص جھوٹ بولتا ہے اس کے چہرے کی رونق جاتی رہتی ہے۔ بیٹا! جھوٹ سے اپنے آپ کو بہت محفوظ رکھو۔

5۔ جس شخص کی عادتیں خراب ہوں گی اس پر غم سوار ہوگا۔

6۔ جنازہ میں شرکت کیا کرو کیونکہ جنازہ آخرت کی یاد کو تازہ کرتا ہے۔

7۔جب پیٹ بھرا ہوا ہو اس وقت نہ کھاؤ۔

8۔توبہ میں دیر نہ کرو کہ موت اچانک آجاتی ہے۔

9۔بیٹا! قرض سے اپنے آپ کو ہمیشہ بچاؤ کیونکہ یہ دن کی ذلت اور رات کا غم ہے۔

زندگی کے آخری لمحات میں نصیحت:۔

مشہور و معروف ولی کامل سیدنا فقیہ ابواللیث سمرقندی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت لقمان اپنے صاحبزادے کو اکثر نصیحتیں فرماتے رہتے اور جب وقتِ وصال آیا اس وقت بھی اپنے صاحبزادے کو دنیاوی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزارنے، اللہ سے ڈرنے، آخرت کی تیاری کرنے اور گناہوں سے بچنے کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا بیٹا! جب کوئی گناہ کرنا چاہو تو ایسی جگہ تلاش کر لینا جہاں اللہ رب العالمین نہ دیکھے یعنی کبھی گناہ نہ کرنا کیونکہ ہر جگہ، ہر وقت، ہر حال میں اللہ دیکھ رہا ہے۔

تربیت بھی اور دُعا بھی:۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی دعا کا ذکر کیا گیا:۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ (ابراہیم:۴۰۔پ۱۳)

اے میرے رب مجھے نماز کا قائم کرنے والا رکھ اور کچھ میری اولاد کو۔ (کنزالایمان)

مطلب یہ ہے کہ اسلامی تربیت بھی کرنی ہے اور اللہ کی بارگاہ میں تڑپ کر گڑگڑاتے ہوئے دعائیں بھی مانگنی ہیں کہ اللہ اولاد کو نیکی کی توفیق عطا فرمائے۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں ارشاد ہے:۔

یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِیْكُمْ نَارًا (تحریم:۶۔پ۲۸)

اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ۔ (کنزالایمان)

ذرا سوچیئے دنیاوی تکلیف سے تو ہم اپنی اولاد کو بچانے کی کوشش کرتے ہیں گرمی سخت ہو تو صاحبِ استطاعت شخص AC لگا لیتا ہے لیکن کتنے افسوس کی بات ہے کہ جہنم کی آگ کی طرف ہمارے بچے رواں دواں ہیں اور ہم انہیں اس سے بچانے کی کوشش نہیں کرتے۔

کیا ہمارا کام صرف سمجھا دینا ہے؟:۔

عام طور پر لوگوں کو کہا جائے کہ آپ اپنے بچوں کی تربیت کریں، بچوں کو نمازی بنائیں تو بعض لوگ اس موقع پر بڑی آسانی سے کہہ دیتے ہیں بھئی ہمارا کام تو سمجھانا ہے سو ہم نے سمجھا دیا وہ جانیں ان کا کام جانیں، نماز نہیں پڑھتے تو اپنا نقصان کرتے ہیں اس طرح کہہ کر والدین اپنی جان چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں بات دُرست ہے کہ آپ نے سمجھایا لیکن کیا آپ نے صحیح معنوں میں سمجھانے کی کوشش کی؟ اگر آپ کا صاحبزادہ کاروبار میں روزانہ غلط لین دین کرتے ہوئے آپ کو نقصان پر نقصان کروائے تو پھر ایسے موقع پر آپ یہ کہیں گے کہ بھئی میرا کام تو سمجھانا تھا سو میں نے سمجھا دیا اب نہیں سمجھتا تو اس کی مرضی ، یا اسے اٹھا کر آپ دکان سے باہر کر دیں گے، سختی کریں گے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیئے جب اولاد دنیاوی نقصان پہنچائے تو غصہ آجاتا ہے اور دل و دماغ میں سختی آجاتی ہے لیکن یہی اولاد جب اللہ کے حقوق پامال کرے تو اس وقت کوئی غم نہیں ہوتا، کوئی فکر نہیں ہوتی اسی طرح اگر نعوذ باللہ کسی کا بیٹا نشے کا عادی ہو جائے یا جواری بن جائے تو ذرا سوچیئے کہ ایسے موقع پر کوئی باپ یہ کہے گا کہ بھئی ہم نے تو سمجھا دیا نہیں مانتا تو اس کی مرضی۔۔۔ نہیں! یہاں تو اتنی فکر ہو گی کہ راتوں کو اُٹھ اُٹھ کر رو رو کر دعائیں کرے گا، مزارات پر جا کر التجائیں ہوں گی، خانہ کعبہ اگر جانے کی سعادت نصیب ہوئی تو وہاں بھی سب سے پہلے

اپنی اولاد کے لئے دعائیں کرے گا، مسجد نبوی ﷺ میں اگر جانا نصیب ہوا روضۂ انور پر جب نظر پڑے گی تب بھی اپنی اولاد کے لئے عرض کرے گا، وظیفے پڑھے گا، تعویذات لے گا، مطلب یہ ہے کہ جو کچھ ہو سکے گا وہ کرے گا، ایسا کیوں ہے؟ اگر یہ سوچ ہے کہ یہ گناہ کر رہا ہے تو پھر نماز چھوڑنا بھی تو گناہ ہے، فلمیں، ڈرامے دیکھنا، موسیقی (Music) سننا یہ بھی تو گناہ ہے۔ Co-Education یعنی مخلوط تعلیمی ادارے میں پڑھنا بھی تو گناہ ہے، بدنگاہی کرنا، جھوٹ بولنا، غیبت کرنا یہ بھی تو گناہ ہے اور دین سے دور ہونا گناہوں کی جڑ ہے پھر ان گناہوں کی طرف توجہ کیوں نہیں اگر ہم غور کریں تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ والدین کو اس بات کا افسوس نہیں کہ یہ اللہ کی نافرمانی کر رہا ہے بلکہ افسوس اس بات کا ہے کہ یہ جواری بن گیا، شرابی بن گیا یہ خود بھی تباہ ہوگا اور ہمیں بھی تباہ کرے گا اور اس کا روشن مستقبل Bright Future تاریک ہو جائے گا اس وجہ سے ہم سختی کرتے ہیں۔

وضاحت:۔

یاد رہے کہ یہاں جواری اور نشہ کرنے والوں کی حمایت نہیں کی جا رہی بلکہ بتانا یہ مقصود ہے کہ یہ بھی بہت بڑا گناہ ہے مگر افسوس ہم نشے اور جوئے سے اس وجہ سے نفرت نہیں کرتے کہ یہ گناہ ہے بلکہ محض اس لئے نفرت کرتے ہیں کہ اس سے بچے کا مستقبل تباہ ہو جائے گا کاش ہمارا یہ ذہن بن جائے کہ کوئی بھی گناہ اور نافرمانی ہو ہم خود بھی بچیں اور اپنی اولاد کو بھی بچائیں۔

تقویٰ کا بلند مقام:۔

یادرکھیں! تربیت کا پہلا رکن یہ ہے کہ والدین پہلے اپنے اوپر شریعت نافذ کریں۔

حضورِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی عظیم شخصیت میں آپ کے والدین کا بھی کردار موجود ہے آپ کے والدگرامی کے تقویٰ کا یہ عالم تھا کہ آدھا سیب آپ نے غلطی میں کھالیا تھا تو اس کو معاف کرانے کے لئے سات سال تک باغ کی بغیر اُجرت مزدوری کی آپ کی والدہ سیدہ امّ الخیر رضی اللہ عنہا شریعت کی ایسی پاسداری کرنے والی تھیں جنہیں کبھی کسی اجنبی مرد نے نہ دیکھا اور نہ آپ نے سی نامحرم مرد کو دیکھا۔

ولیہ کی چادر کا مقام:۔

حضرت سیدنا خواجہ نظام الدین اولیاء رضی اللہ عنہ کی شخصیت اور مقام ومرتبے میں بھی آپ کی والدہ کا حصہ ہے ایک مرتبہ دہلی میں بارش بند ہوگئی لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دعا کی التجا کی آپ نے فرمایا ابھی آتا ہوں آپ گھر میں گئے جب باہر تشریف لائے تو آپ کے ہاتھ میں ایک دھاگہ تھا اس دھاگے کو ہاتھ میں لئے ہوئے رورو کر اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا مانگنے لگے ''اے مالک ومولیٰ تیرے بندے بارش کے منتظر ہیں قحط سالی میں مبتلا ہیں اے پروردگار تو جانتا ہے یہ دھاگہ میری اس نیک اور پرہیزگار والدہ کے دوپٹے کا ہے جس پر کسی نامحرم اجنبی مرد کی نگاہ نہیں پڑی یہ دعا کرتے ہی بارش ہونے لگی۔(اخبار الاخیار)

پیدائشی 18 پاروں کے حافظ:۔

جب شادی ہوجاتی ہے تو شادی کی تقریب سے لے کر بچے کی پیدائش تک کتنے گناہ کئے جاتے ہیں خصوصاً جب عورت حاملہ ہوتی ہے اگر اس حالت میں عورت فلمیں ڈرامے دیکھے، میوزک سنے، غیبت، چغلی کرے یا جھوٹ بولے تو بتایئے اس کی گود میں اللہ کا ولی کیسے

پیدا ہوسکتا ہے حضورِ غوث اعظم رضی اللہ عنہ جب پڑھنے کے لئے گئے تو استاد نے کہا بیٹا پڑھو ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' تو آپ نے بسم اللہ پڑھ کر اٹھارہ پارے زبانی سنا دیئے استاد نے فرمایا بیٹا آگے پڑھیئے تو آپ نے فرمایا اس سے آگے تو مجھے نہیں آتا اس لئے کہ جب میں ماں کے پیٹ میں تھا تو مدتِ حمل میں اور دودھ پلانے کے زمانے میں میری والدہ نے یہی پارے پڑھے تھے اتنا ہی مجھے یاد ہے۔

بچے کے کان میں اذان کی وجہ:۔

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ بچے کی پیدائش پر دائیں کان میں اذان دی جاتی ہے اور بائیں کان میں اقامت کہی جاتی ہے لیکن ہم اس نکتے کو نہیں سمجھے کہ اذان اور اقامت کیوں کہی جاتی ہے؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ جب بچہ دنیا میں آئے تو آتے ہی اس کے کان میں اللہ کا ذکر اور اس کے رسول ﷺ کا نام ڈالا جائے جبکہ دوسری طرف آج مونٹیسری اور نرسری کے بچے کو میوزک اور گانوں کے ذریعے تربیت دی جاتی ہے افسوس! ہمارے موبائل فون ہوں یا بچوں کے کھلونے ہوں اس سے میوزک کی آوازیں آرہی ہوتیں ہیں تو جس بچے کی تربیت میوزک کے ماحول میں ہو بھلا وہ اسلام کا مجاہد کیسے بن سکتا ہے کیونکہ حضور پرنور ﷺ فرماتے ہیں کہ موسیقی دل کو مردہ کر دیتی ہے تو اب آپ خود ہی سوچیں کہ جس بچے کی پرورش میں پیدائش سے لے کر جوانی تک میوزک کا عمل دخل ہو ہماری گاڑی چلے تو میوزک، اگر ریورس کریں تو میوزک، بریک ماریں تو میوزک، گھر کے دروازے کی گھنٹی بجے تو میوزک، Alarm بجے تو میوزک پھر کیسے اپنے بچوں کے بارے میں اُمید رکھ سکتے ہیں کہ وہ اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام کی خدمت سرانجام دیں گے ہم کیسے امید کرسکتے ہیں کہ وہ محمود غزنوی بنیں گے، محمد بن قاسم کی طرح اسلام کے لئے جدوجہد کرتے ہوئے اپنے سروں کا نذرانہ پیش کرنے سے بھی دریغ نہیں کریں گے۔

بچے کا نام کیسا ہونا چاہیے؟:۔

بچوں کی تربیت میں ایک حصہ یہ بھی ہے کہ ان کے اچھے نام رکھے جائیں کیونکہ شخصیت پر ناموں کے اثرات پڑتے ہیں افسوس! آج کل ہمیں اچھے نام نہیں بلکہ نئے نام رکھنے کا شوق ہے حالانکہ جب بھی بچوں کے نام رکھے جائیں تو انبیاء علیہم السلام صحابہ کرام علیہم الرضوان اور اولیاء کرام کی نسبت سے رکھے جائیں نئے ناموں کے شوقین نہ بنیں اور فلمی اداکاروں یا کھلاڑیوں کے نام پر اپنے بچوں کے نام رکھنا انتہائی نادانی ہے بلکہ افسوس کا مقام یہ ہے کہ اگر ہم بچوں کے اسلامی نام رکھیں مثلاً عمر، عثمان، حمزہ تو یہ نام بھی نسبت سے نہیں رکھتے بلکہ ہمیں اچھے لگتے ہیں تو رکھتے ہیں یاد رکھیئے! اچھے نام رکھنے کی خوب برکتیں اس وقت حاصل ہوں گی جب صرف اور صرف نسبت کا اعتبار ہو اور نسبت کا اعتبار کرتے ہوئے نام رکھیں گے تو برکتیں بھی ملیں گی اور ساتھ ساتھ یہ بھی دعا کرتے رہیں کہ اے اللہ تیرے نبی یا صحابی یا ولی کے نام پر اپنے بچے کا نام رکھ رہا ہوں اے مالک و مولیٰ تو میرے بچے کو ان کا سچا غلام بنا دے۔

آدابِ تربیت:۔

1۔جب بچہ بولنے لگے تو سب سے پہلے اسے اللہ کا نام سکھایا جائے اس کا ایک طریقہ یہ ہے کہ جب بھی بچے کو گود میں لیا جائے تو اللہ اللہ کا نام اس کے سامنے پڑھیں تو بچہ بھی سب سے پہلا کلام ان شاء اللہ لفظِ اللہ کہے گا پھر بچے کو لا الہ الا اللہ سکھائیں اور پھر مکمل کلمہ سکھائیں۔

2۔ایک اہم بات! ہمیشہ بچے کو پاک کمائی سے پاک روزی دیں کیونکہ ناپاک مال ناپاک ہی عادت لاتا ہے یاد رکھیں! بچے کے خون میں ناپاک مال یا حرام کمائی شامل ہوگئی تو وہ والدین کا خدمت گزار ہو یہ بہت مشکل ہے۔

3۔ بیٹی کی پیدائش کے موقع پر ایسی ہی خوشی کا اظہار کریں جیسے لڑکے کی پیدائش پر کی جاتی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ خوشی کا اظہار کریں۔

4۔ والدین کو آپس میں مشورہ کرنا چاہیے کہ اولاد کی تربیت کیسے کی جائے اور ہم سے کہاں کوتاہی ہو رہی ہے بچے کی کس خامی کو کیسے دور کرنا ہے ہو سکے تو اس کے لیے ہفتہ میں ایک دن مخصوص کرلیں۔

5۔ لڑائی جھگڑوں سے بچوں پر بُرا اثر پڑتا ہے والدین اگر بچوں کے سامنے ایک دوسرے کی باتوں کا رَد کریں گے لڑائی جھگڑا کریں گے تو یاد رکھیئے! نہ تو بچوں کے دل میں ماں کی عزت رہتی ہے اور نہ باپ کا وقار یعنی پورا ماحول خراب اور تباہ ہو جاتا ہے۔

6۔ بچوں کے ساتھ ہمیشہ گفتگو کرتے ہوئے ''آپ'' کا لفظ کہیں ''تُو'' سے بات چیت نہ کریں۔

7۔ جب اولاد کو نصیحت کی جائے تو محبت اور الفت کے ساتھ کی جائے ہمیشہ سمجھانے کے انداز میں کی جائے۔

8۔ نصیحت ہمیشہ تنہائی میں کی جائے۔

9۔ بچوں کو دوسروں کے سامنے ذلیل نہ کیا جائے۔

10۔ بچوں سے جب بات کی جائے تو دھیمے لہجے اور آسان انداز میں کی جائے ایسی باتیں نہ کی جائیں جو مشکل ہوں تصوراتی گفتگو سے پرہیز کریں۔

11۔ کبھی جھوٹ نہ بولے یہ وباء بہت عام ہے بلی آئی، کتا آیا، شیر آیا، بھوت آ گیا اس طرح کی باتیں بچوں کو کہی جاتی ہیں اور نادان والدین یہ سمجھتے ہیں کہ یہ تربیت کا حصہ ہے یاد رکھئے! اولاً تو اس سے بچہ ڈرپوک بن جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ وہ اس بات کا عادی ہو جاتا ہے کہ جھوٹ بولنا تو کوئی مسئلہ ہی نہیں۔

12۔ بار بار بچے کو ٹوکنا، ڈانٹنا، مارنا، ضدی بنا دیتا ہے۔

13۔ بچے پر بچپن سے کوشش کی جائے کہ وہ نیکیوں اور سنتوں کا عادی ہو اور اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ہم خود سنتوں کے عامل بن جائیں ہمارا اٹھنا بیٹھنا سونا جاگنا سب سنتوں کے مطابق ہو تو ان شاء اللہ یہ ساری برکتیں بچوں کو بھی ملیں گی۔

یاد رکھیئے! تربیت میں معمولی سی کوتاہی ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کر سکتی ہے اس بات کو اس مشہور واقعہ سے سمجھیئے

ایک ڈاکو کو پھانسی کی سزا سنائی گئی اور اس سے آخری خواہش پوچھی گئی اس نے کہا کہ میری خواہش ہے کہ میری ماں کو بلایا جائے اس کی ماں جب آئی تو وہ اپنی ماں کے قریب گیا لوگ سمجھے کہ کوئی ضروری بات کہے گا مگر لوگوں نے دیکھا کہ اس ظالم ڈاکو نے اپنی ماں کے کان کو اپنے دانتوں سے چبا کر زخمی کر دیا خون بہنے لگا لوگوں نے کہا بڑا ظالم ہے کہ پھانسی کے وقت تو انسان کتنا بھی سخت دل ہو وہ بھی نرم دل ہو جاتا ہے اور تُو ایسے موقع پر ایسا ظلم کر رہا ہے یہ سن کر ڈاکو نے جو بات کہی وہ قابل غور ہے اس نے کہا آج مجھے اس مقام پر میری ماں نے پہنچایا ہے لوگوں نے پوچھا وہ کیسے؟ وہ بولا کہ جب میں چھوٹا اور ناسمجھ تھا تو میری ماں نے میری تربیت صحیح نہیں کی اور سب سے پہلے جب میں نے اپنے پڑوسی کے انڈے چرائے اور ماں کے پاس آکر اس کے کان میں آہستہ سے یہ بات کہی تو وہ بجائے مجھے سمجھانے اور سزا دینے کے خوش ہوئی اور بولی کہ وہ انڈے کہاں ہیں؟ اور ہم نے مل کر وہ انڈے کھا لیے بس وہیں سے میری عادت پڑ گئی اور پہلے میں چور بنا پھر ڈاکو اور آج سزائے موت کے لیے تختہ دار پر لٹکنے جا رہا ہوں۔

اولاد توجہ کرے:۔

جو اولاد کی حیثیت سے یہ باتیں پڑھ رہے ہیں ان سے عرض ہے کہ یہ ساری باتیں تو والدین کے سمجھنے کی ہیں لیکن بچوں کو یہ اختیار نہیں کہ وہ بے ادبی کریں اور ماں باپ کو کہنے لگے کہ آپ اس طرح کرتے ہیں آپ یوں کرتے ہیں یہاں تک کہ اگر والدین بے نمازی بھی ہوں تب بھی ادب کے دائرے میں رہ کر ان کو تلقین کی جا سکتی ہے بے ادبی پھر بھی حرام ہے۔

اندازِ نصیحت:۔

قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں حضرت حکیم لقمان کی نصیحتوں کا جو ذکر کیا گیا ہے اس میں آپ نے اپنے بیٹے کو: یَابُنَیَّ: فرمایا ہے۔ یَابُنَیَّ کا معنی ہے ''اے میرے پیارے بیٹے'' تو پتہ چلا کہ اولاد کو نصیحت کی جائے تو نرمی کے ساتھ کی جائے ایسا نہ ہو کہ یہ ساری کتاب ایک نشست میں پڑھ کر آپ اپنے گھر میں آدھے گھنٹے میں ڈنڈے کے زور پر اسلامی انقلاب لانے کی تمنا کرنے لگیں یاد رکھیے! یہ کوئی تھوڑی دیر کا کام نہیں بلکہ اس کے لئے بہت پلاننگ کر کے والدین کو سوچنا چاہیے کہ ہم اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کیسے کریں۔

اللہ کے ولی کی بچپن میں عظیم تربیت:۔

سیدنا امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ حضرت سہل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمہ اپنے ماموں کو رات میں عبادت کرتا ہوا دیکھتے تھے تو ایک مرتبہ آپ نے پوچھا ماموں آپ کیا کرتے ہیں؟ تو فرمایا میں اللہ کی عبادت کرتا ہوں حضرتِ سہل بن عبداللہ علیہ الرحمہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ ماموں میں کیسے اللہ کی عبادت کروں تو ارشاد فرمایا بیٹا تین مرتبہ یہ کہا کرو۔

اَللّٰہُ مَعِیْ: اللہ میرے ساتھ ہے۔

اَللّٰہُ نَاظِرٌ اِلَیَّ: اللہ مجھے دیکھ رہا ہے۔

اَللّٰہُ شَاھِدِیْ: اللہ میرے ہر کام سے واقف ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ میں نے تین مرتبہ کہنا شروع کر دیا کچھ عرصہ گزرا تو میرے ماموں نے کہا کہ بیٹا اسی کلام کو سونے سے پہلے سات مرتبہ کہا کرو اور پھر فرمایا کہ بیٹا گیارہ مرتبہ کہا کرو اب میں گیارہ مرتبہ روزانہ سونے سے پہلے یہ کہتا اللہ میرے ساتھ ہے اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اللہ میرے ہر کام سے واقف ہے حضرت سہل بن عبداللہ تستری علیہ الرحمہ فرماتے ہے کہ جب ایک سال گزر گیا تو میں نے اس جملے کی محبت اور حلاوت اپنے دل میں محسوس کی اور پھر ایک دن مجھے ماموں نے سمجھایا کہ بیٹا ذرا سوچو کہ جس کے ساتھ اللہ ہو جسے اللہ دیکھ رہا ہو اور جس کے ہر کام سے اللہ واقف ہو کیا وہ اللہ کی نافرمانی کر سکتا ہے حضرت امام غزالی علیہ الرحمہ یہ واقعہ تحریر کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ بتانا یہ مقصود ہے کہ ہر اچھے کام کی عادت بچپن میں ڈالی جائے کیونکہ بچپن میں جو عادت ڈالی جائے وہی عادت بڑے ہو کر پختہ ہوتی ہے اور پھر اسلام کے وہ عظیم مجاہدین پیدا ہوتے ہیں کہ جن پر رہتی دنیا تک لوگ رشک کیا کرتے ہیں۔

باقی رہنے والے اعمال:۔

محترم قارئین کرام! ذرا سوچیں کہ ہماری زندگی کتنی مختصر ہے آج کون ہے جو پریشان نہیں یہ دنیا مطلب کی ہے اور فانی ہے ہر ایک کو دنیا سے رخصت ہو جانا ہے تو ہم اس دنیا میں رہتے ہوئے کوئی ایسا کام کیوں نہ کریں کہ جب ہم دنیا سے چلے جائیں تو یہ کام تا قیامت بلکہ جنت میں بھی کام آئے وہ کام کیا ہے؟ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب انسان دنیا سے چلا جاتا ہے تو اس کے اعمال ختم ہو جاتے ہیں لیکن اس میں سے کچھ اعمال باقی رہتے ہیں اس میں سے ایک عمل وہ نیک اولاد ہے جس کے والدین نے صحیح اسلامی تربیت کی ہو اگر ہم اپنے بچوں کی صحیح تربیت کرنے میں کامیاب ہو گئے تو ان شاء اللہ دنیا پُرسکون ہو گی مرتے وقت راحتیں بھی عطا ہوں گی۔

نورحمزہ اسلامک کالج

یقیناً آپ کے دل میں بھی اپنی اولاد کی صحیح اسلامی تربیت کا جذبہ بیدار ہوا ہوگا لیکن والدین یہاں ایک مشکل کا شکار ہو جاتے ہیں کہ اگر ہم گھر میں اچھا ماحول فراہم کر بھی دیں تو تعلیم کے لیے جب ہمارا لختِ جگر کسی ادارہ میں جاتا ہے تو وہاں قرآن وحدیث سے دور اور مغربی تہذیب سے متاثرہ کلچر میں اس کی سوچ کا رخ دین کی طرف مائل نہیں ہوتا اور ایسے اعلیٰ تعلیمی ادارے نظر نہیں آتے جہاں دینی اور دینوی تعلیم اور اخلاقی تربیت میسر آسکے اسی ذہنی الجھن کی وجہ سے والدین بے حد پریشان رہتے ہیں آپ پریشان نہ ہوں اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے نورِ حمزہ اسلامک کالج معرض وجود میں آچکا ہے جہاں نہ صرف دنیوی تعلیم M.B.A تک ہے بلکہ مکمل عالم کورس بھی ساتھ ساتھ کرایا جاتا ہے اور قرآن وسنت کی روشنی میں اخلاقی ورُوحانی تربیت کا اہتمام کیا جاتا ہے جبکہ طلباء کو جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے دینی اور دنیوی تعلیم کے ساتھ بہترین Hostel، کیفے ٹیریا، لانڈری، Games، سوئمنگ، تعلیمی اور معلوماتی ٹورز اور دیگر تفریحی سہولیات مہیا کی جاتی ہیں

مکمل تفصیل کے لیے Vsit کیجئے www.noorehamza.com

فون: 0092 322 2232030

نورِ حمزہ اسلامک کالج کا انتخاب آپ کے لیے آپ کی اولاد کو ثوابِ جاریہ اور آنکھوں کی ٹھنڈک بنا دیگا۔ ان شاءاللہ عزوجل

اولاد نیک ہونے کا وظیفہ:۔

ذیل میں ایک قرآنی دعا تحریر کی جارہی ہے جو کوئی ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ اس کو پڑھ لے تو ان شاء اللہ اولاد کی تربیت کرنے میں بڑی آسانی ہوجائے گی اور اللہ اس دعا کی برکت سے اولاد کے دل میں نیکی کی محبت ڈال دے گا وہ دعا یہ ہے:۔

رَبَّنَا هَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعْيُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِيْنَ اِمَامًا

اے ہمارے رب! ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے ہمیں آنکھوں کی ٹھنڈک دے اور ہمیں پرہیزگاروں کا پیشوا بنا۔

(فرقان:۷۴۔پ۱۹)

اللہ تبارک وتعالیٰ یہ دعائیں ہم سب کے حق میں قبول ومنظور فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک نیک صالح متقی اور پرہیزگار بنائے اور ان لوگوں کے لئے بھی دعا ہے جنہوں نے اولاد کی اسلامی تربیت کی نیت کی ہے اللہ انہیں دارین کی بھلائیاں عطا فرمائے اللہ رب العالمین بے اولادوں کو بھی نیک اور صالح اولاد نصیب فرمائے۔

امین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
شہر کراچی میں نورِ قرآن کی بہاریں
نصیب چمکائیے!
تھوڑے سے وقت کی قربانی دیجیے
آسان ترجمہ مدلل تفسیر
ملٹی میڈیا پروجیکٹر کا استعمال
نورِ قرآن سے منور ہو جائیے
مدرس عالم دین ممتاز حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبد اللہ قادری
ہر اتوار بعد نمازِ ظہر دوپہر 2:00 بجے تا 2:45 بجے تک بمقام جامع مسجد گلفشاں، ایف، بی ایریا، کریم آباد، کراچی۔
ہر پیر رات 9:30 بجے تا 11:00 بجے تک بمقام جامع مسجد نوری، علی آباد، بلاک 3، کریم آباد، کراچی۔
ختم قادریہ شریف
اپنی پریشانیوں اور مشکلات کے حل کیلئے ضرور تشریف لائیں
پرنور محفل ہر اتوار بعد نمازِ ظہر فوراً (ظہر 1:30 بجے ہے) بمقام جامع مسجد میمن، صدیق آباد، کریم آباد، کراچی۔
ماھانہ درسِ قرآن
ہر انگریزی مہینے کی چوتھی اتوار بعد نمازِ عشاء فوراً بمقام جامع مسجد گلفشاں، فیڈرل بی ایریا، کریم آباد، کراچی۔
(بیان: حضرت علامہ مفتی محمد آصف عبد اللہ قادری صاحب)